مقدمہ

قرآنِ حکیم میں موجود علم وحکمت کی باتیں کبھی ختم نہ ہوں گی۔ یہ علم کا ایک ایسا سمندر ہے جس میں غوطہ زنی کرتے لوگوں کی عمریں بیت گئیں مگر وہ اس کہ تہہ تک نہ پہنچ سکے۔اس گہرے سمندر میں غوطہ زنی کی دعوت خود قرآن میں دی گئی ہے۔ارشادِ ربانی ہے:۔

''افلا يتدبرون القرآن ام على قلوب اقفالها''[1]

''ترجمہ: وہ قرآن میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے کیا ان کے دلوں پر پردہ ہے''

غور وخوض کی اس دعوتِ ربانی پر عمل کرتے ہوئے قرآن کی تعلیم وتدریس کا آغاز ہوا۔ نبی ﷺ کے ذاتِ اقدس نے اس فریضہ کو بخوبی انجام دیا اور عربی داں صحابہؓ کی ہر اس مقام پر راہنمائی فرمائی جہاں ان کو قرآن سمجھنے میں دشواری پیش آئی۔ مثلاً "ظلم" کے لفظ پر صحابہؓ کا اضطراب اور نبی ﷺ کا اس کو "شرک" کا معنی دینا، سفید اور کالے دھاگے سے مراد صبح صادق اور صبح کاذب کا مفہوم بتانا وغیرہ۔

وصالِ نبی ﷺ کے بعد یہ فریضہ صحابہ کرامؓ نے نبھایا اور اس کے بعد آئمہ کرامؒ اور اہلِ علم نے یہ ذمہ داری نبھانا شروع کی ہر دور میں زمانے کے ضرورت اور اس کے تقاضوں مطابق اس کی تفسیر کی جانے لگی تا کہ قرآنِ حکیم سے جو ایک مکمل ضابطہءِ حیات ہے راہنمائی لی جا سکے۔اس مقصد کے حصول کے لئے مختلف زبانوں میں قرآن حکیم کے تراجم وتفاسیر کی گئیں۔

"تفسیر مظہر القرآن" بھی اس کڑی کی ایک نمایاں تفسیر ہے جو اردو زبان میں لکھی گئی۔اس کے مفسر شاہ محمد مظہر اللہ دہلویؒ ں۔مفتی مظہر اللہ دہلوی انیسویں صدی کی آخری دہائیوں میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ان کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا۔مغلیہ دور ں آپ کے آباؤ اجداد بھی جامع مسجد فتح پوری سے منسلک تھے۔انھوں نے بیسویں صدی کا بھی بیشتر حصہ پایا۔اور اسی عرصے میں ِسیر کو قلمبند کیا گیا۔اس تفسیر کی اشاعت 1942ء میں پہلی بار ہوئی۔شاہ مظہر اللہ دہلویؒ نے اشاعت اسلام میں اہم کردار ادا کیا۔ ت سے افراد ان کے پاس حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔مفتی صاحب نے 60 سال سے زائد عرصہ جامع مسجد فتح پوری دہلوی میں امامت خطابت کے فرائض بھی انجام دیئے۔

شاہ مظہر اللہ دہلویؒ کی تفسیر کو سمجھنے اور اس سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کے لئے اس پر تحقیق وتنقید کی گئی اور اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ آیا یر عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق ہے یا نہیں اور کس حد تک فقہی مسائل کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔اس کے مطالعے سے قاری کس ک خود میں تبدیلی محسوس کرتا ہے مزید یہ کہ اس تفسیر کو سمجھنے کے لئے اسے عربی گرامر یا کسی دوسرے ذرائع سے سہارا لینا پڑے گا یا ں؟

ا: سورۃ محمد ۴۷: ۲۴

موضوع پر سابقہ کام کا جائزہ:

"شاہ محمد مظہر اللہ دہلویؒ ایک عظیم مفتی، مذہبی رہنما اور صوفیانہ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے جامع مسجد فتح پوری دہلوی میں امامت وخطابت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ اشاعتِ اسلام کے سلسلے میں ان کی علمی اور دینی خدمات بہت نمایاں ہیں۔ ان میں "تفسیر مظہر القرآن" بھی ان کی دینی خدمات میں سے ایک ہے۔ ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح پر مختلف تفاسیر کے حوالے سے بہت سے مقالات لکھے جا چکے ہیں۔ لیکن میرے علم کی حد تک شاہ مظہر اللہ دہلوی کی "تفسیر مظہر القرآن" پر اس سے پہلے کوئی تحقیقی و تنقیدی اور تجزیاتی یا تقابلی کام نہیں ہوا۔

لہٰذا اس امر کی ضرورت پیش آئی کہ اس تفسیر کو موضوع بحث بنایا گیا اور شاہ محمد مظہر اللہ دہلویؒ کی علمی خدمات کو سراہنے کے ساتھ ساتھ اس تفسیر سے خود بھی استفادہ کیا گیا اور دوسروں کو بھی اس سے روشناس کرانے کی حقیر سی کوشش کی گئی۔

اہداف تحقیق:

''تفسیر مظہر القرآن'' کے تحقیقی وتنقیدی مطالعہ سے درج ذیل مقاصد حاصل کئے گئے ہیں۔

☆ شاہ مظہر اللہ دہلویؒ کے حالات زندگی اور علمی مقام ومرتبہ سے آگاہ ہونا۔

☆ تفسیر کا فقہی مقام ومرتبہ بیان کرنا۔

☆ تفسیر کے خصائص بیان کرنا۔

☆ عوام الناس کی اس کی طرف راہنمائی کرنا۔

☆ تفسیر کے ذرائع وماخذ بیان کرنا۔

☆ تفسیر کا عصری تفاسیر سے موازنہ کرنا۔

اسلوب تحقیق:

☆ مقالہ ہٰذا انتساب، اظہارِ تشکر، مقدمہ اور تین ابواب پر مشتمل ہے مصادر ومراجع مقالے کے آخر میں دیئے گئے ہیں۔

☆ قرآنی آیت کو بطور حوالہ پیش کرنے کی صورت میں سورت کا نام اور آیت کا نمبر درج کیا گیا ہے۔

☆ احادیث کے حوالہ جات کے لئے بنیادی کتب سے رجوع کیا گیا ہے۔

☆ اردو کے علاوہ دیگر زبانوں کی اصطلاحات اور اقتباسات کو واوین کے ذریعے ممیّز کیا گیا ہے۔

☆ وضاحت طلب امور کو حواشی میں بیان کیا گیا ہے۔

☆ پہلی مرتبہ حوالہ دیتے ہوئے مصنف اور کتاب کا نام اور مقام اشاعت درج کیا گیا ہے۔ بعد میں صرف کتاب کا نام اور مصنف کا مختصر نام درج کیا گیا ہے۔ نیز ایک ہی صفحہ پر مکرر حوالے کی صورت میں ایضاً درج کیا گیا ہے۔

☆ تحقیق کے لئے بیانیہ وتقابلی طریقہ تحقیق استعمال کیا گیا ہے۔

☆ مواد کے حصول کے لئے علمی رسائل وجرائد، پبلک لائبریریوں اور انٹرنیٹ کی سہولت سے استفادہ کیا گیا ہے۔

☆ بنیادی ماخذ کو ثانوی ماخذ پر فوقیت دی گئی ہے، بنیادی ماخذ دستیاب نہ ہونے کی صورت میں ثانوی ماخذ سے مدد لی گئی ہے۔

☆ مقالے کے آخر میں خلاصہ بحث، نتائج وسفارشات پیش کی گئی ہیں۔

منصوبہ تحقیق:

مقالہ ھٰذا" تفسیر مظہر القرآن کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ " تین ابواب کے تحت بیان کیا گیا ہے۔

جس کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔

باب اول:۔ شاہ مظہر اللہ دہلویؒ کے احوال سے متعلق ہے جو تین فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں شاہ مظہر اللہ دہلویؒ کے عہد کی سیاسی وعلمی صورتحال کا احاطہ کیا گیا ہے۔ دوسری فصل میں ان کے حالات زندگی کو بیان کیا گیا ہے۔ اور تیسری فصل میں ان کا علمی مقام ومرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

باب دوم:۔ برصغیر پاک ہند میں تفسیر کے آغاز وارتقاء کے حوالے سے ہے جو تین فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں تفسیر نگاری کے فن کے آغاز وارتقاء پر بحث کی گئی ہے۔ دوسری فصل میں برصغیر میں موجود تفسیری ادب کو بیان کیا گیا ہے اور تیری فصل میں تفسیر مظر القرآن کا مختصر مگر جامع وپر مغز تعارف ہے۔

باب سوم:۔ تفسیر مظہر القرآن کا تحقیقی وتنقیدی مطالعہ ہے یہ باب چار فصول پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل میں تفسیر کے خصائص وامتیازات بیان کئے گئے ہیں، دوسری فصل میں تفسیر مظہر القرآن کو بطور فقہی تفسیر پیش کیا گیا ہے، تیسری فصل میں تفسیر مظہر القرآن کا معاصر تفاسیر کے ساتھ موازنہ کیا گیا ہے، چوتھی ومقالہ ھذا کی آخری فصل میں تفسیر میں موجود کچھ ایسی سہوات کا ذکر کیا گیا ہے جن کی کمی محسوس کی گئی ہے۔

مقالہ کے آخر میں خلاصہ بحث، نتائج اور سفارشات، تجاویز وآراء اور مصادر ومراجع کا نیز ہر صفحہ پر حواشی وتعلیقات کا مروجہ طریقہ تحقیق کے مطابق استعمال کیا گیا ہے۔

مقالہ کی تیاری میں جی سی یونیورسٹی لاہور کے ااصول تحقیق کے قواعد وضوابط کو مدنظر رکھ کر کام کیا گیا ہے۔

اس مقالے میں تمام تعصبات سے بالاتر ہو کر غیر جانبدارانہ تحقیق کی گئی ہے۔ اس مقالے میں جو خوبصورتی ہے وہ اللہ کا خاص کرم ہے اور جو بھی نقائص ہیں وہ اس ناچیز کی اپنی کوتاہی ہے۔

اللہ جل جلالہ وشانہ سے دعا ہے کہ وہ میری اس حقیری کاوش کو قبولیت کا شرف بخشے، آمین۔